اہلِ پاکستان کے نام

الطاف حسین کا کھلا خط

12 مئی 2007ء کے سانحہ کے اصل حقائق پرمبنی انکشافات تاریخ اور مختلف ادوارِ حکومت کے حوالے سے

میرے پیارے محبّ وطن پاکستانیو!

السلام علیکم

12 مئی کا دن ایک دکھ بھرا انتہائی افسوسناک دن تھا اور ہر دردمند پاکستانی کی آنکھیں اشکبار کر دینا والا دن تھا کہ جس دن 40 سے زائد معصوم شہریوں کو اپنی قیمتی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑا ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اور اسی دن سینکڑوں شہری زخمی ہوئے اللہ تعالیٰ ان زخمیوں کو صحت کامل عطا فرمائے آمین۔

محبّ وطن پاکستانیو!

ہر شہری، ہر سیاسی اور مذہبی جماعت کو آئین پاکستان کے تحت جلسے جلوس کرنے اور اپنی رائے کا اظہار کرنے کی آزادی ہے اور اسی آئین کے تحت ہر شہری کو یہ آزادی بھی حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی اور سوچ وفکر کے مطابق آئین اور قانون کے مطابق قائم ہونے والی کسی بھی سیاسی یا مذہبی جماعت کے فکر وفلسفے اور اس کے منشور کو پسند کرے یا اپنی وابستگی قائم کرے۔ مزید یہ کہ ہر شہری یا کسی سیاسی جماعت سے منسلک فرد کو اور سیاسی اور مذہبی جماعت کو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ اپنی پارٹی کے اغراض ومقاصد، منشور اور فکر وفلسفے کو پھیلانے کیلئے عوام کو آگاہ کرے۔ آئین اور قانون کے تحت ملک کی تاریخ میں غریب اور متوسط طبقہ کے تعلیم یافتہ افراد نے روایتی اور موروثی سیاست کا طلسم توڑتے ہوئے ''متحدہ قومی موومنٹ'' قائم کی، غریب اور متوسط طبقہ کی جماعت کا قیام اسٹیبلشمنٹ اور جاگیردارانہ، وڈیرانہ اور سردارانہ طرز کی موروثی سیاست کرنے والوں اور اسٹیبلشمنٹ کے پے رول پر قائم جماعتوں کو ہرگز پسند نہ آیا اور ان تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے ایم کیو ایم کے خلاف متحدہ محاذ بنالیا دوسری طرف اسٹیبلشمنٹ نے ایم کیو ایم کے خاتمہ کیلئے طرح طرح کی گھناؤنی سازشوں کے تانے بانے بننا شروع کر دیئے جس کے تحت ایم کیو ایم پر ان گنت جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگانا شروع کر دیئے گئے تاکہ پاکستان کے غریب اور متوسط طبقہ کے افراد ایم کیو ایم سے اتنے متنفر ہوجائیں کہ وہ اس کے فکر وفلسفہ کو سننا تو کجا اس کا نام بھی سننا گوارہ نہ کریں۔ پاکستان میں رہنے والی مختلف لسانی اور ثقافتی اکائیوں کو ایم کیو ایم سے مزید بدظن کرنے کیلئے خفیہ سازشی منصوبوں کے تحت لسانی فسادات کرائے گئے جس کے تمام تر الزامات ایم کیو ایم کے سر تھوپے گئے۔ ایم کیو ایم کے خلاف 19 جون 1992ء کو ایک جمہوری حکومت کے دور میں جس کی حلیف جماعت وفاق اور صوبہ سندھ میں ایم کیو ایم بھی تھی کے خلاف فوجی آپریشن شروع کر دیا گیا اور اس وقت بھی قوم کو دھوکے میں رکھ کر اسٹیبلشمنٹ اور اس وقت کے وزیراعظم نواز شریف کے دور میں یہ تاثر دیا گیا کہ فوج نے صوبہ سندھ میں ڈاکوؤں اور ڈاکوؤں کو پناہ دینے والی بڑی مچھلیوں کو پکڑنے کیلئے ایک فوجی آپریشن کا منصوبہ بنایا ہے اور اس منصوبہ کے تحت 72 بڑی مچھلیوں کی ایک فہرست تیار کی گئی جسے متعدد بار قومی اسمبلی کے ایوان میں مختلف ادوار میں پیش کیا جاتا رہا اور آج بھی قومی اسمبلی کے ریکارڈ میں 72 بڑی مچھلیوں کی فہرست لازماً موجود ہوگی مگر یہ فوجی آپریشن 72 بڑی مچھلیوں کے خلاف کرنے بجائے صرف اور صرف ایم کیو ایم کے خلاف شروع کیا گیا۔ اس فوجی آپریشن کے دوران ایم کیو ایم کے ہزاروں

کارکنان کوگرفتار کر کے ان پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے اور انہیں بدترین ریاستی تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا اور سینکڑوں کارکنوں کو بے دردی سے شہید کیا گیا۔ ایم کیوایم کے تمام دفاتر پر اسٹیبلشمنٹ کی قائم کردہ دہشت گرد جماعت کے ذریعہ قبضہ کرادیا گیا۔1993ء میں جب نواز شریف کی حکومت برطرف کی گئی اور جب عام انتخابات ہوئے تو بے نظیر بھٹو کی حکومت قائم ہوئی ان کے جمہوری دورِحکومت میں ایم کیوایم کے خلاف جاری ریاستی آپریشن کئی گنا زیادہ تیز اور بھیانک کردیا گیا اور ایم کیوایم کے ہزاروں رہنماؤں اور کارکنوں کو نہ صرف یہ کہ جھوٹے مقدمات میں گرفتار کیا گیا بلکہ 15 ہزار سے زائد ایم کیوایم کے کارکنوں کو گرفتار کر کے ملک کی کسی بھی عدالت میں پیش کئے بغیر ماورائے عدالت بے دردی سے قتل کیا گیا اور ایم کیوایم کے 28 کارکنان آج تک لاپتہ ہیں۔اس وقت کے وفاقی وزیرداخلہ '' بوچر آف کراچی'' نصیراللہ بابر کے بیانات آج بھی اخبارات کے ریکارڈ میں موجود ہیں جس میں اس نے واضح الفاظ میں متعدد بار کہا تھا کہ ''میں کسی بھی گرفتار فرد کو عدالت میں پیش کرنے پر یقین نہیں رکھتا''

آج عدلیہ کی آزادی کی باتیں کرنے والے اور ایک مرتبہ پھر ایم کیوایم پر سانحہ 12 مئی 2007ء کے الزامات عائد کرنے والی پیپلز پارٹی کے رہنماء قوم کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ انہی کی پارٹی کے منتخب کردہ صدر مملکت فاروق لغاری نے جب بے نظیر بھٹو کی حکومت کو مختلف الزامات کے تحت برطرف کیا تھا تو ان الزامات میں سب سے پہلا نکتہ کراچی میں کئے جانے والے ماورائے عدالت قتل ہی کا تھا جسے سپریم کورٹ نے بھی اپنے فیصلے میں برقرار رکھا۔

1997ء میں جب ملک میں عام انتخابات کا انعقاد ہوا تو نواز شریف کی دوبارہ حکومت قائم ہوئی جنہوں نے دوسری مرتبہ ایم کیوایم کو دھوکہ دے کر ایم کیوایم پر جھوٹے الزامات لگائے اور سندھ کی جمہوری حکومت ختم کر کے 30 اکتوبر 1998ء کو سندھ میں گورنرز رول نافذ کردیا۔

12 اکتوبر 1999ء کو نواز شریف کی حکومت برطرف ہوئی اور ملک کا عارضی اقتدار فوج نے جنرل پرویز مشرف کی قیادت میں سنبھال لیا۔
جنرل پرویز مشرف کے فوجی دورِحکومت میں منعقد ہونے والے 2001ء کے بلدیاتی انتخابات میں ایم کیوایم نے انتخابات کا بائیکاٹ صرف اسلئے کیا کہ ایم کیوایم فوجی حکومت پر یقین نہیں رکھتی کیونکہ ایم کیوایم ایک اصول پسند جمہوری جماعت ہے جبکہ آج جنرل پرویز مشرف کی مخالفت کرنے والی تمام بڑی جماعتوں بشمول پاکستان پیپلز پارٹی سب ہی نے جنرل پرویز مشرف کے فوجی دورِحکومت میں ہونے والے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا تھا۔
اکتوبر 2002ء میں جب دوبارہ عام انتخابات ہوئے تو ایم کیوایم نے ان انتخابات میں صرف اسلئے حصہ لیا کہ اب ان انتخابات کے نتیجہ میں ملک میں جمہوری حکومت قائم ہوگی اور ملک سے فوجی دورِحکومت ختم ہوجائے گا اور جب مسلم لیگ (ق) نے اکثریت حاصل کی اور ظفراللہ جمالی صاحب کو وزیر اعظم کیلئے منتخب کیا تو ایم کیوایم نے انتخابات کے نتیجہ میں قائم ہونے والی جمہوری حکومت کے ساتھ اتحاد کیا اور وفاق اور صوبہ کی سطح پر حکومتوں میں شامل ہوئی۔موجودہ جمہوری حکومت کے دور میں ہونے والے 2005ء کے بلدیاتی انتخابات میں ایم کیوایم نے حصہ لیا اور صوبہ سندھ میں بھاری اکثریت میں نشستیں حاصل کیں۔ایم کیوایم کے منتخب حق پرست اراکین اور حق پرست بلدیاتی نمائندوں نے صوبہ سندھ میں جس طرح ترقیاتی کام کئے اور آج تک کررہے ہیں وہ کام پاکستان کی 60 سالہ تاریخ میں کبھی نہ تو فوجی حکومت اور نہ ہی کسی بھی جمہوری دورِحکومت میں ہوئے۔ایم کیوایم کو جب عوامی خدمت کے کام کرنے کا موقع ملا تو ایم کیوایم نے وہ مثبت ترقیاتی کام کر کے دکھائے جو اس سے پہلے کبھی کسی دورِحکومت میں نہ ہوئے تھے۔آہستہ آہستہ ایم کیوایم کا پیغامِ حق پرستی ملک کے گوشے گوشے میں پھیلنے لگا اور سچ اور جھوٹ میں تمیز کر کے جوق درجوق ملک بھر سے عوام ایم کیوایم میں شامل ہونے لگے تو موروثی سیاست کرنے والی جماعتوں کو اپنے مستقبل کا اقتدار اور جاگیردارانہ نظام خطرہ میں نظر آنے لگا تو ایک مرتبہ پھر ان تمام موروثی اور اسٹیبلشمنٹ کی تنخواہ پر کام کرنے والی جماعتوں نے ایم کیوایم کے خلاف نہ صرف یہ کہ ایک مرتبہ پھر متحدہ محاذ بنالیا بلکہ ایم کیوایم کے خلاف سازشیں کرنے اور سازشوں کی تکمیل کے بعد ہونے والے واقعات کے تمام تر الزامات ایم کیوایم کے سر تھوپنے کے منصوبے بنانا شروع کردیئے۔8 اکتوبر

2005ء کوصوبہ سرحداور آزاد کشمیر میں آنے والے قیامت خیز زلزلہ کے بعد ایم کیوایم کے ہزاروں کارکنوں نے جس طرح اپنی جانوں کوخطرہ میں ڈال کرزلزلہ کے متاثرین کی عملی خدمت کی اس نے پورے ملک بھر کے حق پرست عوام میں ایم کیوایم کیلئے خیر سگالی کا ایک نیا جذبہ پیدا کیا اورایم کیوایم کی مقبولیت اورعوامی تائید میں ہرگزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہونے لگا جس کی وجہ سے ایم کیوایم دشمن جماعتوں کی بوکھلاہٹ میں نہ صرف یہ کہ مزید اضافہ ہونے لگا بلکہ انہوں نے آپس میں مل کر 12 مئی 2007ء کے دن کا انتخاب کیا کہ وہ اس دن شہرکراچی میں اپنے ناپاک منصوبے کی تکمیل کیلئے کراچی کواپنے مسلح دہشت گردوں کے ذریعہ آگ اورخون میں نہلا کراس کا تمام تر الزام ایم کیوایم پر ڈال دیں گےاوران جماعتوں نے اپنے سازشی منصوبوں کی تکمیل کیلئے ایک مرتبہ پھر پختون آبادی والے علاقوں کو چنا تاکہ ایک طرف ان جماعتوں کی ناپاک منصوبہ بندی پایہ تکمیل تک پہنچےاوردوسری طرف کراچی میں ایک مرتبہ پھرلسانی فسادات کی آگ بھڑکا کراپنے مزید مذموم مقاصد حاصل کئے جائیں۔

چیف جسٹس سپریم کورٹ کا مسئلہ

محبّ وطن پاکستانیو!

ایک دن اچانک یعنی 9 مارچ 2007ء کواخبارات اورالیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ ہمارے علم میں یہ بات آئی کی چیف جسٹس سپریم کورٹ افتخار محمد چودھری کے خلاف ایک صدارتی ریفرینس سپریم کورٹ میں داخل کردیا گیا ہے اس پر میں نے اپنے ذمہ دار ساتھیوں سے کہا کہ حق پرست اراکین پارلیمنٹ سے معلوم کریں کہ کیا اس مسئلہ پرحکومت نے ایم کیوایم کے کسی پارلیمانی وفد کوآگاہ یا مشورہ کیا ہےتو معلوم ہوا کہ ایم کیوایم کے نہ تو کسی رہنماء سے اورنہ ہی کسی پارلیمانی وفد سے اس سلسلے میں نہ تو کوئی مشورہ کیا گیا ہےاورنہ ہی کسی کواعتماد میں لیا گیا ہےاس پر ہم نے اعلیٰ حکومتی حلقوں سے بات کر کے اپنا احتجاج رجسٹر کروایا۔بعد میں اخبارات اورالیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ جب یہ اطلاعات ہمیں ملیں کہ چیف جسٹس کونظر بند کردیا گیا ہےاوران کے گھر کے ٹیلی فون وغیرہ بھی کاٹ دیئے گئے ہیں اوران کے ساتھ بعض اہلکار نازیبا سلوک کررہے ہیں تو اس طرزعمل کے خلاف ایم کیوایم نے بہت موثرانداز میں احتجاج کیا۔اس کے بعد ملک بھرمیں وکلاء نے بھی اپنا احتجاجی سلسلہ شروع کردیا جوان کا قانونی اورآئینی حق تھااورآج بھی ہے لیکن جب ہم نے یہ دیکھا کہ وہ سیاسی اورمذہبی جماعتیں جوگزشتہ چارساڑھے چارسالوں سے موجودہ جمہوری حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک چلانے ملین مارچ کرنے اوراپنے استعفیٰ پیش کرنے کی باربار دھمکیاں دیتی رہیں مگرکوئی بھی اپوزیشن کی جماعت عوام کواپنے ساتھ ملانے میں کامیاب نہ ہوسکی توان جماعتوں نے اپنی قسمیں اوروعدے توڑ کرنہ تو ملین مارچ کیا نہ کوئی احتجاجی تحریک چلائی اورنہ ہی احتجاجاً اپنے استعفیٰ پیش کئے بلکہ اپنی قسموں اور وعدوں کے خلاف حکومت سے چوردروازوں سے خفیہ مذاکرات شروع کردیئے۔دوسری طرف میثاقِ جمہوریت پردستخط کرنے والی دوبڑی جماعتوں نے کچھ ہی دن گزرنے کے بعد میثاقِ جمہوریت کو''مذاقِ جمہوریت'' بناڈالا۔اورآج کل دستخط شدہ میثاقِ جمہوریت میں تبدیلیاں کرنے کی بھی باتیں سامنے آرہی ہیں۔غرضیکہ جب اپوزیشن کی تمام جماعتیں موجودہ حکومت کے خلاف کسی ایک نکتہ پرمتحد ہونے میں مکمل طورپرناکام ہوگئیں توان اپوزیشن کی جماعتوں کی قسمت کا ستارہ اس وقت چمک اٹھا جب انہوں نے یہ دیکھا کہ چیف جسٹس سپریم کورٹ افتخار محمد چوہدری کے خلاف دائرکردہ ریفرنس کے خلاف وکلاء برادری کے احتجاج کی تحریک دن بدن زورپکڑتی جارہی ہےتوان وکلاء کی تحریک کوکسی طرح ہائی جیک کرلیا جائےسواپوزیشن کی جماعتوں نے نہ صرف یہ کہ وکلاء کی تحریک کو بڑا باریک کام کرتے ہوئے اچک لیا بلکہ وکلاء کی تحریک کوبھی متنازعہ بناڈالا۔

پیارے پاکستانیو!

ہرکسی سیاسی جماعت اورمذہبی جماعت کو یہ آزادی حاصل ہے کہ اگراس کی جماعت کا کوئی رہنما گرفتار کرلیا جائےتو وہ اس گرفتاری کے خلاف عدالتی کارروائی کے ساتھ ساتھ سیاسی احتجاج بھی کرسکتی ہےلیکن عدالتوں کے جج صاحبان اپنے خلاف کسی بھی ریفرنس یا مقدمہ کے خلاف عدالتی

کارروائی تو ضرور کرسکتے ہیں لیکن آئین اورقانون کے مطابق وہ سیاسی جماعتوں کوساتھ ملا کرنہ تو جلسے جلوس کرسکتے ہیں اورنہ ہی سیاسی جماعتوں کی ریلیوں کی قیادت کرسکتے ہیں کیونکہ اس طرح کا عمل کرنے یا اس میں شریک ہونے سے وہ اپنے مقدمہ کی کامیابی کی صورت میں بھی غیر متنازعہ نہیں ہوسکتے۔

میرے پیارے پاکستانیو!

ایم کیوایم ایک جمہوری جماعت ہے جوآئین کے دائرے میں رہ کر کام کرنے پر یقین رکھتی ہےاورایم کیوایم چیف جسٹس سپریم کورٹ افتخار محمد چوہدری کا احترام بھی کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ ان کے ساتھ آئین اورقانون کے مطابق سلوک کیا جائے بلکہ ان کے خلاف دائرکردہ ریفرنس کا فیصلہ بھی آئین اورقانون کے مطابق کیا جائے۔لہٰذا ایم کیوایم نے متعدد مرتبہ اپنے جاری کردہ بیانات کے ذریعہ وکلاء برادری سے متعدد بار اپیلیں کیں کہ وہ اپنی احتجاجی تحریک کوخدارا سیاسی جماعتوں سے ہر قیمت پر علیحدہ رکھیں اوراسے ہرگز ہرگز سیاسی (Politicize) نہ ہونے دیں یہی اپیل میں نے چیف جسٹس سپریم کورٹ افتخار محمد چوہدری سے اپنے جاری کردہ بیانات میں کی لیکن افسوس کہ بالآخر سیاسی جماعتوں نے وکلاء کی تحریک کواچک لیا اورجب بھی چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سپریم کورٹ پیشی پر جاتے یا کسی ''بار'' سے خطاب کرنے جاتے تو ان کی گاڑی جس میں وہ بیٹھے ہوتے تھے اس پر تین تین سیاسی و مذہبی جماعتوں کے جھنڈے لگے ہوتے تھے۔اسی طرح ہمارا مخلصانہ اور برادرانہ مشورہ وکلاء برادری اور چیف جسٹس سے بھی یہی تھا کہ وہ جس بار میں چیف جسٹس کو بلانا چاہیں توانہیں خطاب کیلئے ضرور بلائیں اور چیف جسٹس صاحب بھی خطاب کریں لیکن ایسے جلسے اور جلوسوں سے ہر قیمت پر پرہیز کریں جہاں سیاسی اورمذہبی جماعتیں ان کے کاندھوں پر اپنی سیاست چمکانے کیلئے انہیں استعمال کرسکیں کیونکہ اس طرح کے عمل سے چیف جسٹس کا عدالتی معاملہ متاثر ہوسکتا ہے اورانصاف کے تقاضے پورے کرنے میں یہ سیاسی جماعتیں اپنی شمولیت کی وجہ سے کسی قسم کی آئینی وقانونی رکاوٹ کھڑی کرسکتی ہیں یا عدالت کے حتمی فیصلے میں مشکلات پیدا کرسکتی ہیں۔

میرے معصوم اور بھولے بھالے پاکستانیو!

ملک میں موجود موروثی سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے ملک کے استحکام، ملک کی ترقی وخوشحالی اور غریب عوام کی خوشحالی اور فلاح و بہبود کیلئے کبھی کوئی کام نہیں کیا ہاں البتہ ہمیشہ ملک کے غریب عوام کواپنے مذموم مقاصد اور مفادات کیلئے استعمال کیا اور آج بھی انہیں استعمال کرنے کا فرسودہ عمل کررہی ہیں لہٰذا اب چند غورطلب نکات میں آپ تمام پاکستانیوں کیلئے پیش کررہا ہوں۔

12 مئی 2007ء

محترم پاکستانیو!

جب یہ اعلان سامنے آیا کہ کراچی بار کے وکلاء کے دعوت نامہ پر چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری 12 مئی کو ہائی کورٹ بار اور دیگر بارز سے خطاب کرنے کیلئے کراچی تشریف لارہے ہیں تو اس اعلان کے بعد اپوزیشن کی سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے متحدہ محاذ کی صورت میں سازشوں کے تانے بانے بنناشروع کردیئے اور ایک تیر سے کئی شکار کرنے کے مذموم منصوبے بنانا شروع کردیئے۔جیسے جیسے 12 مئی کی تاریخ قریب سے قریب تر آنے لگی ویسے ویسے سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے بیانات میں تیزی آنے لگی۔جب ایم کیوایم نے یہ محسوس کیا کہ لاہور کی طرح یہ سیاسی اور مذہبی جماعتیں کراچی میں بھی چیف جسٹس کے استقبال کی آڑ میں اپنے مذموم اور ناپاک عزائم کے منصوبے بنا چکی ہیں اور چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی عدالتی کارروائی کو مزید مشکوک اور متنازعہ بنا کر چیف جسٹس کے کیس کو مزید خراب کرنا چاہتی ہیں ۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ کراچی کی وکلاء برادری بار بار بیانات دے رہی تھی کہ سیاسی جماعتیں خدارا وکلاء کے احتجاج اور چیف جسٹس کے 12 مئی کے خطاب میں مداخلت نہ کریں لیکن اپوزیشن کی یہ

تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں پہلے ہی اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے منصوبے بنا چکی تھیں تو پھر ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی نے اپنے طویل اجلاس کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ 12 مئی کو متحدہ قومی موومنٹ بھی عدلیہ کی آزادی اور چیف جسٹس کے کیس کو politicize کرنے کے خلاف ایک بھرپور ریلی نکالے گی اور ایم کیوایم نے 7 مئی 2007ء کو اس ریلی کے انعقاد کا اعلان کردیا اور اس ریلی کی تیاریوں میں مصروف ہوگئی۔ 10 اور 11 مئی کو اپوزیشن کی تمام ہی جماعتوں نے اپنے اخباری بیانات اور اپنی منعقدہ پریس کانفرنسوں میں یہ اعلان کیا کہ ہم تمام جماعتیں مل کر لاہور ریلی میں کئے جانے والے چیف جسٹس کے استقبال کے ریکارڈ کو توڑ ڈالیں گے اور اپوزیشن کی تمام جماعتوں نے اپنی پریس کانفرنسوں میں واضح طور پر اعلان کیا کہ ہم یعنی اپوزیشن کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتیں نہ صرف یہ کہ چیف جسٹس کے استقبال کیلئے اپنی اپنی جماعت کی ریلیاں اپنے مرکزی قائدین کی قیادت میں نکالیں گی بلکہ اپوزیشن کی جانب سے نکالی جانے والی ماضی کی تمام ریلیوں کے ریکارڈ بھی توڑ ڈالیں گی۔ اخباری بیانات اور پریس کانفرنسوں میں بڑے بڑے دعوے کرنیوالی سیاسی اور مذہبی جماعتوں میں پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ ''ن'' تحریک انصاف، جماعت اسلامی، اے این پی، ایم ایم اے اور اے آر ڈی کی جماعتوں کے علاوہ دیگر اپوزیشن جماعتیں بھی شامل تھیں۔

اپوزیشن کے سازشی منصوبے اور غور طلب نکات

غیور و باشعور پاکستانیو!

اب آپ سے میری دردمندانہ اپیل ہے کہ اپوزیشن کی سازشوں کو سمجھنے کیلئے اپنی یادداشت پر زور ڈالیں اور پھر غور کریں کہ میری تحریر کردہ یعنی بیان کردہ باتیں کس حد تک درست ہیں اور کس حد تک غلط ہیں۔ جیسا کہ آپ سب پاکستانی واقف ہیں کہ جب کوئی سیاسی یا مذہبی جماعت اپنے کسی بڑے سیاسی پروگرام کا اعلان کرتی ہے تو وہ اس کی تیاریاں کئی روز قبل شروع کردیتی ہے اور پروگرام والے دن سے ایک دو دن پہلے اپنے ورکرز اور عوام کو متحرک کرنے، اپنے پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے ماحول بنانے اور پروگرام کی یاددہانی کی غرض سے چھوٹی بڑی ریلیاں مختلف علاقوں میں نکالتی ہیں۔ میں آپ تمام پاکستانیوں کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ 11 مئی کے دن اور رات کو آپ نے ایم کیوایم کے علاوہ کسی بھی سیاسی و مذہبی جماعت کو ریلیاں نکالتے دیکھا؟ جبکہ پورے کراچی میں رت جگے کا سماں، ہر گلی، ہر علاقہ اور ہر محلّہ میں تھا جہاں ایم کیوایم کے نغمے بج رہے تھے اور عوام بشمول خواتین اور بچے بچیاں بھی ایم کیوایم کی ریلیوں میں نعرے لگاتے اور خوش ہوتے نظر آرہے تھے۔

12 مئی 2007ء کو علی الصبح سے کراچی میں ایم کیوایم کی مرکزی ریلی کے انعقاد میں ایم کیوایم کے کارکنان سرگرم عمل تھے۔ سورج کے ابھرنے کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں سے ریلیاں جلوس کی شکل میں نکلتی ہوئی اور مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی نظر آرہی تھیں۔ ملک کے تمام صوبوں سے عموماً اور پورے صوبہ سندھ کے ہر ضلع سے رواں دواں ریلیوں کا سفر بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، کاروں اور دیگر ٹرانسپورٹ میں نظر آرہا تھا یا نہیں؟ اس دوران آپ پاکستانیوں خصوصاً کراچی میں رہنے والے اور مختلف صوبوں اور علاقوں سے داخل ہونے والے افراد بشمول خواتین، بزرگ، نوجوان، بچے اور بچیوں نے کسی ایک بھی یا کتنی جگہوں یا مقامات پر اپوزیشن کی پچاس سے زائد جماعتوں کی ریلیوں کو شہر کراچی میں نکلتے دیکھا؟ 12 مئی کو ساڑھے گیارہ بجے دن تک آپ نے اپوزیشن کی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے کن کن مرکزی رہنماؤں کو کراچی کے کسی بھی مقام پر اس طرح ٹرکوں یا ویگنوں میں کھڑے دیکھا جس طرح آپ اسلام آباد میں چیف جسٹس کی سپریم کورٹ کی پیشی کے وقت ان سیاسی رہنماؤں کو میڈیا پر دیکھا کرتے تھے؟ اپوزیشن کی پچاس سے زائد جماعتوں کے مرکزی قائدین میں ایک دو کے علاوہ باقی دیگر مرکزی قائدین اپنے اعلان کردہ دعووں اور وعدوں کے مطابق کراچی کیوں نہ پہنچے؟ کیا اپوزیشن کی ان تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے مرکزی قائدین کو زمین نگل گئی یا آسمان نگل گیا تھا؟ یا پھر پچاس سے زائد جماعتوں کے تمام مرکزی قائدین کو ایم کیوایم کے کارکنوں نے اغواء کرلیا تھا؟ آخر یہ سب مرکزی رہنما اپنے وعدوں اور اعلانات کے باوجود اچانک کہاں اور

کیوں غائب ہوگئے تھے؟

محبِّ وطن پاکستانیو!

آپ بتائیے کہ اپوزیشن کے یہ مرکزی قائدین 12 مئی کو کہاں تھے اور کیوں تھے اور کیوں اپنے وعدوں کے مطابق کراچی نہ پہنچے؟

محبِّ وطن پاکستانیو!

12 مئی کو ایک آگ وخون کا بازار گرم تھا، تمام شاہراہیں بند ہوچکی تھیں لیکن ان تمام تر افسوسناک واقعات کے باوجود یہ خیال میں اپنے ذہن سے نہ نکال سکا کہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری ہمارے مہمان ہیں اور وہ جس مقصد کیلئے کراچی آئے ہیں اسے پورا کرانا ہمارا اخلاقی فرض ہے لہٰذا میں نے حکومت سندھ کے ذمہ داروں سے رابطہ کرکے درخواست کی کہ کسی بھی طرح چیف جسٹس کو بحفاظت سندھ ہائی کورٹ پہنچانے کا کوئی نہ کوئی بندوبست حکومت سندھ ضرور کرے جس پر حکومت سندھ نے چیف جسٹس کو پیشکش کی کہ تمام راستے ہنگامہ آرائی کا شکار ہیں لہٰذا آپ ہیلی کاپٹر میں سندھ ہائی کورٹ آجائیں۔

محبِّ وطن پاکستانیو!

اس سانحہ میں ایم کیوایم کے جو ساتھی شہید ہوئے ان میں اردو بولنے والوں کے ساتھ ساتھ 5، پختون ساتھی بھی شامل تھے، ایک کشمیری کارکن، ایک پنجابی اور ایک ہزارے وال کارکن بھی شامل تھے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر	نام	زبان	پتہ	آبائی شہر
1۔	رضوان شمیم ولد شمیم اللہ	اردو اسپیکنگ	مکان نمبر 764، شاہ فیصل کالونی نمبر 1 کراچی	کراچی
2۔	بابر چنگیزی ولد جمیل خان	اردو اسپیکنگ	فلیٹ B-31 کاسموس پلازہ بلاک 16، فیڈرل بی ایریا، کراچی	کراچی
3۔	عمر رحمان ولد گل فراز	پشتو اسپیکنگ	یوسی 1، مظفر آباد کالونی، لانڈھی، کراچی	محلّہ کنڈوگے، ڈاکخانہ ضلع دیر، صوبہ سرحد
4۔	سیدا خان ولد قادر خان	پشتو اسپیکنگ	B/485 اولڈ مظفر آباد کالونی، لانڈھی، کراچی	گاؤں جموں شاہی خیل ضلع کوہاٹ، صوبہ سرحد
5۔	ارشاد خان ملنگ ولد عبدالملوک	پشتو اسپیکنگ	ڈی ایریا گلی نمبر 9 1 فیوچر کالونی، لانڈھی، کراچی	گاؤں اجمیرہ ڈاکخانہ ضلع بڈگرام صوبہ سرحد
6۔	جہانزیب ولد افتخار احمد	اردو اسپیکنگ	مکان نمبر D-2/18 سعود آباد، ملیر ٹنکی مارکیٹ، کراچی	کراچی

7۔	شہباز خان ولد غلام مصطفیٰ	پشتو اسپیکنگ	مکان نمبر RZ-108 الحیدر سوسائٹی، النور پکوان سینٹر ڈرگ روڈ کراچی	ہری پور ہزارہ
8۔	اسلم پرویز ولد حبیب	اردو اسپیکنگ	مکان نمبر 93 سیکٹر C-7 اورنگی ٹاؤن، کراچی	کراچی
9۔	غلام سرور ولد یار محمد	پنجابی اسپیکنگ	چوہدری محمد دین گوٹھ، یونٹ پنگریو، تحصیل باگو، بدین، صوبہ سندھ	بدین
10۔	سخی رحمان ولد درویش خان	پشتو اسپیکنگ	مکان D-324 بلاک Q پہاڑ گنج نارتھ ناظم آباد، کراچی	کراچی
11۔	راجہ محمد الطاف ولد نور اللہ	کشمیری اسپیکنگ	فلیٹ نمبر Q-510 اقراء کمپلکس گلستان جوہر، بلاک 17، کراچی	بھیڑی گاؤں، مظفر آباد، آزاد کشمیر
12۔	منصور احمد ولد سعید احمد	اردو اسپیکنگ	K-180 قصبہ کالونی یوسی 8، سائٹ ٹاؤن، کراچی	کراچی
13۔	عبدالغفور ولد عبدالحمید	پشتو اسپیکنگ	مکان نمبر 10، گلی نمبر 14، جمالی گوٹھ، گڈاپ ٹاؤن، کراچی	کوئٹہ، صوبہ بلوچستان

پیارے پاکستانیو!

سازشی عناصر آج سانحہ 12 مئی کی آڑ میں کراچی، کراچی کے مضافاتی علاقوں، سندھ کے زونوں، پنجاب، بلوچستان اور صوبہ سرحد میں ایم کیو ایم کے دفاتر پر جو قیامتیں ڈھائی جارہی ہیں اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کراچی میں متعدد دفاتر کے علاوہ اندرون سندھ کے تقریباً تمام دفاتر کو جلا دیا گیا ہے، صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں رہنماؤں اور کارکنوں کو متحدہ سے علیحدہ ہونے کی دھمکیاں اور ان پر تشدد کی کارروائیاں جاری ہیں۔ کوئٹہ میں واقع صوبہ بلوچستان کے مرکزی دفتر کو آگ لگادی گئی ہے اور رہنماؤں اور کارکنوں کو ایم کیو ایم چھوڑنے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ اسی طرح صوبہ سرحد کے مرکزی دفتر کو حکومت نے سیل کردیا ہے اور وہاں بھی رہنماؤں اور کارکنوں کو ایم کیو ایم سے علیحدگی اختیار کرنے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ ان تمام دہشت گردیوں کے باوجود پھر بھی ایم کیو ایم پر ہی دہشت گرد جماعت ہونے کا الزام لگایا جارہا ہے۔ کراچی کے مضافاتی علاقوں سے سینکڑوں خاندانوں، علیگڑھ قصبہ کالونی اور مجاہد کالونی سمیت دیگر علاقوں سے اردو بولنے والے خاندانوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا جارہا ہے اور ان کے گھروں پر حملے کرنے والے آزادی سے گھوم رہے ہیں۔ ہم نے تمام حقائق سے حکومت سندھ کے اعلیٰ حکام اور وفاقی حکومت کے اعلیٰ حکام کو آگاہ کردیا ہے آپ ان مظلوم خاندانوں کی بھی سلامتی کیلئے دعا کریں۔

(دفاتر کی تباہی اور انہیں جلانے کی تصاویر آخری صفحات پر دیکھیں)

12 مئی کے سانحہ کا الزام کس پر؟

محبّ وطن پاکستانیو!

آج اپوزیشن کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں یک زبان ہو کر 12 مئی کے سانحہ کی ذمہ داری حسب روایات ایم کیو ایم پر ڈال رہی ہیں۔ اب میں یہاں آپ تمام باشعور پاکستانیوں سے سوال کرتا ہوں کہ اگر آپ کا ارادہ کسی ریلی یا جلوس کی آڑ میں ہنگامہ آرائی یا قتل و غارتگری کرنے کا ہو تو کیا آپ اپنی ماں، باپ، بہن، بیٹیوں، بچوں و دیگر فیملی کے افراد کو اپنے ساتھ لے کر جائینگے؟؟؟ یا ساتھ لے جانا پسند کریں گے اور گوارہ کرینگے؟؟؟ یقیناً آپ سب کا جواب یہی ہوگا کہ نہیں ہرگز نہیں اور کبھی نہیں یعنی کسی صورت میں بھی نہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ کیا آپ نے الیکٹرانک میڈیا پر ایم کیو ایم کی ریلی میں شریک خواتین، بزرگوں، بچوں اور بچیوں کو نہیں دیکھا؟ اگر ایم کیو ایم کا ارادہ کسی بھی قسم کی ہنگامہ آرائی یا لڑنے جھگڑنے کا ہوتا تو پھر ایم کیو ایم کے لاکھوں کارکنان و ہمدرد اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹے، بیٹیوں اور فیملی کے دیگر افراد کو اپنے ساتھ ریلی میں شرکت کیلئے کیوں لاتے؟

12 مئی معصوم افراد کا بہیمانہ قتل عام:

محبّ وطن پاکستانیو!

آیئے اب میں آپ کو مزید حقائق بتاتا ہوں کہ 12 مئی کو 12 بجے دن جیسے ہی یہ اطلاع الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے سامنے آئی کہ چیف جسٹس سپریم کورٹ افتخار محمد چوہدری کا طیارہ کراچی ایئرپورٹ پر اتر گیا ہے بس اس اعلان کے بعد سازشی عناصر کی جانب سے خفیہ طریقے سے پختون آبادیوں میں چھپائے جانے والے مسلح دہشت گرد سڑکوں پر آ گئے اور انہوں نے ایم کیو ایم کی نکلنے والی ریلیوں پر فائرنگ شروع کر دی اور پھر ایم کیو ایم کے قافلے آگے بڑھنے کے بجائے واپس اپنے اپنے علاقوں کی جانب گامزن ہونے لگے۔ شاہراہ فیصل ناتھا خان گوٹھ سے اچانک اے این پی اور پی پی پی کے دہشت گرد سڑکوں پر نکل کر وہاں سے آنے والی ریلیوں پر فائرنگ کرنے لگے تو ایم کیو ایم کے کارکنان نے فوری طور پر مرد نوجوانوں کی ایک طویل قطار بنا کر عورتوں، بزرگوں، بچوں اور بچیوں کو وہاں سے بھاگ جانے کیلئے کہا کہ تمہیں جہاں سے بھی جگہ ملے بھاگ جاؤ۔ ایم کیو ایم کی اس قطار میں موجود کئی نوجوانوں کو گولیاں لگیں کچھ وہیں شہید ہوگئے اور کچھ زخمی ہوگئے جنہیں خواتین اور بچوں کے نکل جانے کے بعد زندہ بچ جانے یا زخمی ہونے سے بچ جانے والے کارکنان نے اٹھا کر مختلف اسپتالوں میں پہنچایا۔ بہت سے زخمی بروقت طبی امداد نہ ملنے اور بہت زیادہ خون بہہ جانے کے سبب مالک حقیقی سے جا ملے۔ جب ANP اور PPP کے مسلح دہشت گردوں نے دیکھا کہ ایم کیو ایم کے لوگ غائب ہو رہے ہیں تو وہ اور آگے بڑھتے بڑھتے اسٹار گیٹ ائیرپورٹ کے قریب پہنچنے لگے تو ایک اور مسلح دہشت گردوں کا دستہ ناتھا خان گوٹھ سے نکل کر مین سڑک پر آیا اور اس نے ان تمام گاڑیوں کو آگ لگانا شروع کر دی جنہیں خالی کر کے ایم کیو ایم والے شہید و زخمیوں کو اٹھا کر وہاں سے جا چکے تھے دوسرے مسلح دہشت گرد مزید آگے بڑھ کر فائرنگ کرتے رہے کہ دور کھڑی خالی بسوں میں ایم کیو ایم کے جھنڈے نظر آ رہے تھے تو دوسرے دستے کی فائرنگ سے مسلح دہشت گردوں کے پہلے دستہ کے افراد گولیوں کا نشانہ بنے جن میں کچھ ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے اس طرح دوسرے مسلح دہشت گردوں کی فائرنگ سے پہلے دستہ کے مسلح دہشت گرد جن کا تعلق PPP اور ANP سے تھا وہ ہلاک و زخمی ہوئے جس کا تمام تر الزام اپوزیشن کی جماعتیں ایم کیو ایم پر لگا رہی ہیں۔ ایم کیو ایم پر ایسے الزامات پہلے بھی لگائے جاتے رہے ہیں تاکہ ایم کیو ایم کا پیغام حق پرستی ملک کے غریب و متوسط طبقہ کے عوام تک نہ پہنچ سکے اور جن تک پہنچ گیا ہے وہ ایم کیو ایم سے یا تو بدظن ہو جائیں یا پروپیگنڈہ کے دباؤ میں آ کر ایم کیو ایم سے علیحدہ ہو جائیں اور ایم کیو ایم کو کسی بھی طرح ایک مکمل قومی

جماعت نہ بننے دیا جائے اور ملک کے غریب ومتوسط طبقہ کے عوام کو مزید دہائیوں یا صدیوں تک چند موروثی خاندان اپنا ماتحت وغلام بنائے رکھیں۔

(اس سانحہ میں جو دہشت گرد شامل تھے ان کی تصویریں آخری صفحات پر دیکھئے)

آگ اور خون کی اس ہولی میں پولیس، رینجرز کہاں تھی؟

محبّ وطن پاکستانیو!

12، مئی 2007ء کے سانحہ میں اس سوال کے جواب کا جاننا یا تلاش کرنا خاصا مشکل ہے۔ کیونکہ ملک کے پہلے وزیراعظم خان لیاقت علی خان شہید کے بہیمانہ قتل کی تحقیقات کا انتظار پاکستانی قوم آج تک کررہی ہے۔ اسی طرح بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کو کوئٹہ سے کراچی لانے میں ان کی گاڑی کیوں خراب ہوگئی؟ ان کی گاڑی کا پیٹرول کیوں ختم ہوگیا؟ اور ان کے آگے پیچھے حفاظت کرنے والے گارڈز اس وقت ان کے ہمراہ کیوں نہ تھے؟ اور انہیں بروقت طبی امداد کیوں نہ مل سکی؟ آج جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ عوام کے تحفظ کی ذمہ دار تو حکومت وقت ہوتی ہے۔ بے شک عوام کے تحفظ کی ذمہ داری حکومت کی ہی ہوتی ہے لیکن آج اعتراضات کرنے والے کیا قوم کو بتانا پسند کریں گے کہ بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں جہاں وفاق اور صوبے میں ان کی حکومت تھی اور ان کے دور حکومت میں بے نظیر بھٹو کے سگے بھائی اور ذوالفقار علی بھٹو کی واحد بچ جانے والی نرینہ اولاد مرتضٰی بھٹو کو کس نے قتل کیا تھا؟ ان کے قتل پر PPP کی حکومت اور ان کے وزراء نے اس غیر ذمہ داری کی حرکت پر وفاق اور صوبہ کی حکومتوں سے اس وقت استعفے کیوں نہیں دیئے تھے؟ اسی طرح جب نواز شریف حکمراں تھے حکومت چلانا اور اسے سنبھالنا ان کی حکومت کی ذمہ داری تھی لیکن جب وہ قوم سے خطاب کرنے کیلئے 12 اکتوبر 1999ء کو ٹیلی ویژن اسٹیشن پر پہنچے تو وہ قوم سے خطاب کیوں نہ کرسکے اور اپنی حکومت کے برطرف کئے جانے کے عمل سے اپنی حکومت کو کیوں نہ تحفظ فراہم کرسکے؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات کا انتظار قوم اور نئی نسل کو نہ جانے کب تک کرنا پڑے گا!

قائداعظم کی گاڑی کیوں کراچی آتے ہوئے خراب ہوئی؟

محترمہ فاطمہ جناح کی ہلاکت کیوں اور کیسے ہوئی؟

خان لیاقت علی خان کے قتل کی سازش کہاں اور کس نے بنائی؟

ذوالفقار علی بھٹو کو ایک متنازعہ فیصلہ پر کیوں اور کیسے پھانسی پر چڑھادیا گیا؟

ملک کے دولخت کئے جانے والے مجرموں کو آج تک سزا کیوں نہیں دی گئی؟

آئین پاکستان کو توڑنے والے جرنیلوں و دیگر حکام کو پیپلز پارٹی نے دومرتبہ اقتدار میں آنے کے باوجود آئین کے آرٹیکل 6 کے تحت کیفر کردار تک کیوں نہیں پہنچایا؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب تلاش کرنا ہر ذی شعور محبّ وطن پاکستانی کا فرض ہے۔ دوسروں کے گریبانوں پر ہاتھ ڈالنے والوں کو ہاتھ ڈالنے سے پہلے ایک مرتبہ اپنے گریبانوں میں ضرور جھانک لینا چاہئے۔ ہم بھی آج تک ایسے سوالات کے جوابات کا انتظار کررہے ہیں کہ 12، مئی 2007ء کو معصوموں کے قتل عام پر پولیس اور رینجرز بروقت کیوں نہیں پہنچی؟ جس طرح 14، دسمبر 1986ء کو کراچی میں علیگڑھ اور قصبہ کالونی کے سانحہ کے موقع پر چھ گھنٹے تک قتل عام ہوتا رہا مگر نہ تو انتظامیہ تھی، نہ پولیس اور نہ ہی قانون نافذ کرنے والا کوئی اور ادارہ وہاں پہنچا۔ 30، ستمبر 1988ء کو سانحہ حیدرآباد میں آدھے گھنٹے تک مسلح دہشت گرد معصوموں کا قتل عام کرتے رہے مگر انتظامیہ غائب۔۔۔ پولیس غائب۔۔۔ اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی غائب رہے۔

محبّ وطن پاکستانیو!

الطاف حسین غلط ہے تو کوئی اور سچا رہنما ڈھونڈلو جو ملک کے 98 فیصد غریب ومتوسط طبقہ، خواتین اور اقلیتوں سمیت ہر فرد کو بلاامتیاز رنگ

ونسل، زبان ومذہب انہیں ان کے حقوق دلا سکے۔ میری جدوجہد کا مقصد غریب ومتوسط طبقہ کو اس کے حقوق دلانے کے علاوہ ایک اور بڑا مقصد یہ ہے کہ باقیماندہ پاکستان کی سلامتی اور بقاء کیلئے جو کچھ بھی میرے بس میں ہے وہ میں کرکے پاکستان کو ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان بنا سکوں۔

میں نے اپنی بساط کے مطابق زندگی کے 30 سال اس جدوجہد میں صرف کردیئے۔ اپنی ہر خوشی اور خواہش کو قربان کردیا، سگے بھائی اور بھتیجے کی قربانی پیش کردی، ہزاروں پیارے پیارے ساتھیوں کی قربانیاں پیش کردیں مگر خدا جانتا ہے میں نے کبھی کسی کو قتل کرنا تو کجا نقصان پہنچانے کا درس بھی نہیں دیا بس میرا جرم یہ ہے کہ میں نہ جاگیردار ہوں، نہ سرمایہ دار اور نہ ہی سردار۔۔۔بس ہوں تو 98 فیصد عوام میں ہی سے ہوں۔ میں نے کچھ حقائق بیان کردیئے ہیں اب آپ خود اپنے اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کریں کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ ہے۔

والسلام

آپ کا جلاوطن پاکستانی بھائی

الطاف حسین